درس حدیث

مولانا یحییٰ نعمانی (الفرقان لکھنؤ)

یقین وتوکل (۲)

(۳) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ آنحضور ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ:

اے لوگو! میں نے تم کو جنت کے قریب کرنے والی اور دوزخ سے دور کرنے والی ہر بات بتادی ہے۔ اور دوزخ سے قریب کرنے اور جنت سے دور کرنے والی ہر شے سے تم کو روکا اور منع کیا ہے۔ روح القدس جبریل امین نے (اللہ کی طرف سے) میرے قلب میں یہ بات ڈالی ہے کہ: کوئی متنفس (انسان) اس وقت تک نہیں مرسکتا جب تک اپنے حصے کا رزق اس کو نہ مل جائے۔ لہٰذا اے لوگو! اللہ سے ڈرو، اور رزق کی تلاش اور اس کے حصول میں نیکی اور شرافت کا طریقہ اختیار کرو۔ اور روزی میں اگر کچھ تاخیر ہو جائے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اللہ کی نافرمانیوں کے ذریعہ رزق حاصل کرنے کی کوشش کرنے لگو۔ اس لئے کہ جو کچھ اللہ کے قبضے میں ہے وہ اس کی فرمانبرداری اور اطاعت کے ذریعہ اس سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔
(شعب الایمان للبیہقی: ۲۹۹/۷)

غالبًا یہ رسول اللہ ﷺ کے کسی خطبے کے ارشادات ہیں، پہلے آپ ﷺ نے لوگوں کو یہ حقیقت بتلائی اور یاد دلائی ہے کہ خیر وفلاح اور اللہ کی رضا کی ساری باتیں آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو بتلا دی ہیں۔ اور ہر شر وفساد اور اللہ کی ناراضگی کی بات سے لوگوں کو ہوشیار کر دیا ہے۔ اسی طرح ایک خیر وفلاح کی اہم بات آپ ﷺ کے دل میں اللہ کی طرف سے ڈالی گئی جو لوگوں کو آپ ﷺ نے بتلائی۔ آپ ﷺ کے قلب اطہر میں اللہ کی طرف سے حکمت ودانائی اور خیر وفلاح کی باتیں ڈالی جاتی رہتی تھیں، اور یہ بھی وحی کی ایک قسم ہوتی تھی۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو بتلایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر انسان کی روزی مقرر ہو چکی ہے، وہ اس کو مل کر رہنا ہے، اور جب وہ ملنا ہی ملنا ہے تو عقل ودانائی کا تقاضا اور اللہ کا حکم یہ ہے کہ بندہ اس کے حصول کے لیے جائز ذرائع ہی اختیار کرے۔ اللہ کو اس کو جو دینا ہے وہ دے کر رہے گا۔ اور اس کے لیے جائز اسباب و ذرائع ہی اختیار کیے جائیں۔ اس لیے کہ اگر اللہ وہ نعمت یا رزق اس بندے کو دینا چاہے گا تو اس کو حلال طریقے سے دے دے گا، اور اگر نہیں چاہے گا تو حرام طریقے سے بھی نہیں دے گا۔ اور جب بات ایسی ہے تو کیوں انسان اپنے اللہ پر بھروسہ نہ کرے اور حرام راستوں پر چلے؟

اس حدیث کی اصل تعلیم یہ ہے کہ اللہ کے خزانے میں حلال کی کمی نہیں ہے۔ اگر انسان اس کریم آقا کی رحمت و کرم پر نظر کر کے اور اس کی ذات پر یقین رکھتے ہوئے اس پر بھروسہ کرے، اور اس کے حکم کے مطابق اس کی روزی حاصل

کرنے کی کوشش کرے تو یقیناً اس کو اپنا حصہ ضرور ملے گا۔ پھر کیوں وہ گناہ ومعصیت کی آلودگیوں سے اپنے ظاہر وباطن کو گندہ کرے۔

(۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اللّٰھم لکَ اَسلَمتُ، وَبِکَ آمَنتُ، وَ عَلَیکَ تَوَکَّلتُ، وَاِلیکَ أنَبتُ، وَبِکَ خَاصَمتُ، اللّٰھُمَّ اِنِّیُ أَعُوذُ بِعِزَّتِکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنتَ اَنْ تُضِلَّنِی اَنتَ الحیّ الَّذِیُ لا یَمُوتُ، وَالجِنُّ وَالْاِ نسُ یَمُوْتُوْنَ

(اے اللہ میں اپنے آپ کو آپ کے حوالے کرتا ہوں، آپ پر ایمان لاتا ہوں، اور آپ پر بھروسہ کرتا ہوں، آپ ہی سے لولگاتا ہوں اور آپ ہی کے بھروسہ پر لوگوں سے جھگڑا مول لیتا ہوں، اے اللہ آپ کے علاوہ کوئی معبود اور خدائی کا حقدار نہیں۔ میں آپ کی طاقت وغلبہ کی پناہ چاہتا ہوں، مت گمراہ کیجئے گا مجھ کو۔ آپ ہی حیّ لا یموت ہیں، اور انسان وجن سب مرنے والے ہیں (یعنی آپ ہمیشہ زندہ رہنے والے ہیں اور آپ کے علاوہ سب ختم ہونے والے اور مرجانے والے ہیں) (صحیح مسلم)

آنحضرت ﷺ کی یہ دعا ایک پورا منظر پیش کرتی ہے اللہ سے آپ ﷺ کے تعلق اور بندگی و وارفتگی اور اللہ پر آپ ﷺ کے یقین وتوکل کی کیفیت کا۔ یہ کیفیت بندگی کی معراج اور نبوت کی خاص وراثت ہے۔ اس میں آپ ﷺ نے اللہ سے اپنے بندگی کے تعلق اور اللہ پر اپنے انحصار اور اسی پر اپنے کل بھروسے کا جس طرح اظہار کیا ہے وہ توکل کی انسانی انتہا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی اس طرح کی دعاؤں میں جہاں اللہ پر توکل اور اس سے تعلق کا اظہار ہے وہیں یہ دعائیں ان ایمانی کیفیت کے حصول کا ذریعہ بھی ہیں۔ ان دعاؤں کے اہتمام سے ان حسین کیفیات کی دل میں آبادی ہو جاتی ہے۔ اہل ایمان کے لیے صلائے عام ہے۔ ان سے فائدہ نہ اٹھانا بڑی محرومی اور خسارہ ہے۔

ماھانه مجلس ذکر و اصلاحی بیان

☆ دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان ☆ 26/اگست 2004ء بروز جمعرات، بعد نماز مغرب

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی

سید عطاء المہیمن بخاری

دامت برکاتہم

(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

الداعی: سید محمد کفیل بخاری ناظم جامعہ معمورہ، دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان فون: 061-511961